اشک بار آنکھیں

زندگی کے سفر میں کتنوں سے دل لگایا
کسی کو بھی مگر اپنا نہ بنا پایا

"بات ہوتی گلوں تک تو سہ لیتے ہم "
کانٹوں سے بھی سہارا نہ پایا

امیدیں تو لگائیں کییوں سے ہم نے
ایک یاس کے سوا مگر کچھ نہ پایا

زندگی گزر گئی جاوید آہوں میں
اشک بار آنکھوں کے سوا مگر کچھ نہ پایا

محمود جاوید، ۱۰ دسمبر ۲۰۰۹